Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

(اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عطاء مقام محمود)

الفضل ربوہ

روزنامہ

یومیہ۔ سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۵ | ۱۲ شعبان ۱۴۰۱ھ ۱۵ احسان ۱۳۶۰ ہش ۱۵ جون ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۳۵

بحر حکمت کے موتی جوامع الکلم جواہر الکلام

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں وہ ایک دن رہائی پائیں گے

خدا کے لئے شکست قبول کرلو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن ۶۱)

اور تمہارا رب کہتا ہے۔ مجھے پکارو میں تمہاری دعا سنوں گا۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں۔ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"پس حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے۔ اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرتے ہیں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کی جائے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں۔ نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ۔ اور نفسانی جھگڑوں کا دیز آرنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرلو۔ اور شکست قبول کرلو۔ تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں۔ مگر تبدیل یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے۔ جس کو دنیا نہیں جانتی۔" (اسلام ۲۶-۲۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ احسان (جون) سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں امیر مقامی محترم جناب صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں اسلام آباد سے آمدہ ۱۲ جون ۹ بجے شب کی اطلاع کے مطابق

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو اور حضور کو ہر دم اپنی تائید و نصرت اور بے شمار فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے لیکن بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و سلامتی کے ساتھ آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کا ۲۴ واں سالانہ اجتماع ۳۰، ۳۱ اخاء (اکتوبر) و یکم نبوت (نومبر) ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام اراکین و عہدہ داران اجتماع میں شرکت کی تیاری شروع کر دیں۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کے لئے احمدی طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دیں

خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لے کر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر و مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ شعبان ۱۴۰۱ھ

۱۵ احسان ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گمراہی کا ایک بہت بڑا سبب

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی گمراہی کا ایک بہت بڑا سبب اس امر کو قرار دیا ہے کہ وہ مذہب سے یکسر بیگانہ ہو کر اپنی خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ فی الاصل اپنی خواہشات کے غلام بن کر رہ جاتے ہیں۔ ہوائے نفس کو ہی وہ خدا بنا لیتے ہیں اور اسی کے اشاروں پر چلنا ان کا ایک مستقل شعار بن جاتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو حق کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور اگر کبھی توجہ دیں بھی تو ان کے قبول حق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ حق سے دور سے دور تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ لوگوں کی گمراہی کے اس سبب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۚ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝

(الفرقان آیت ۴۴)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) کیا تو نے اس شخص کا حال بھی معلوم کر لیا جس نے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا۔ کیا تو اس شخص پر نگران ہے (کہ تو اسے جبراً گمراہی سے روکے)

یہ بتانے کے لئے کہ ہوائے نفس کو خدا کا درجہ دینے والے کبھی قبول حق پر آمادہ نہیں ہوتے اور ہدایت سے محروم ہی رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ ۚ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (الفرقان آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے یا سمجھتے ہیں؟ وہ تو فقط جانوروں کی طرح ہیں بلکہ رویہ کے لحاظ سے ان سے بھی بدتر۔

یہ تو ان لوگوں کا حال ہے جو مذہب سے کوئی علاقہ ہی نہیں رکھتے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا انکی نفسانی خواہشات ہوتی ہیں۔ وہ خواہشات کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ ان کی زندگی کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے سامان کرتے رہیں۔ ان کے علاوہ ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جو مذہب کا نام تو بہت جپتے ہیں اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ وہ دین کے فدائی اور اللہ کے پسندیدہ ہیں لیکن عمل ان کا سراسر دین کے خلاف ہوتا ہے۔ نام لیتے ہیں مذہب کا اور کام ان کے تمام فاسقانہ ہوتے ہیں۔ چلتے ہیں ہوائے نفس کے پیچھے اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ وہ دین کے تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں۔ اوّل الذکر لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے جانور بلکہ ان سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ ان موخر الذکر لوگوں کی حالت کو اس نے جانوروں میں سے ذلیل ترین جانور کی حالت سے تشبیہ دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلًا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ (الاعراف آیات ۱۷۶ تا ۱۷۸)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) اس شخص کے حالات پڑھ کر سنا جس کو ہم نے اپنے نشانات دئے تھے پھر وہ پھسل کر الگ ہو گیا تھا۔ پس شیطان اس کے پیچھے چلا اور وہ گمراہوں میں جا شامل ہوا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان نشانوں کے ذریعہ سے اونچا کر دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جا گرا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑا۔ پس اس کی حالت اس کتے کی حالت کی طرح ہے جسے مارنے کے لئے تو کوئی چیز اٹھائے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے اور اگر تو اسے چھوڑ دے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے۔ یہی حال اس قوم کا ہے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ پس تو یہ حالات ان کو سنا تا کہ وہ کچھ سوچیں۔ اس قوم کی حالت بہت بری ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور وہ (اس فعل سے) صرف اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

الغرض گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہوائے نفس کی پیروی ہے۔ جو لوگ دین سے بیگانہ ہوتے ہیں وہ تو ہوائے نفس کی پیروی کی وجہ سے ہوتے ہی ہیں مگر وہ لوگ بھی جو دین حق قبول تو کر لیتے ہیں مگر دین حق کو قبول کر لینا انہیں گمراہی کی طرف لوٹنے یا ضلالت میں مبتلا ہونے سے بچا نہیں سکتا تاوقتیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نور پر چلتے اپنے آپ کو ہوائے نفس کی پیروی سے محفوظ رکھنے کا سامان نہ کریں۔ بسا اوقات یہ خطرہ کہ ہم حامل دین متین اور خدا کے پسندیدہ ہیں انہیں لے ڈوبتا ہے۔ ایسے لوگ مذہب مذہب کی رٹ تو بہت لگاتے ہیں لیکن اعمال کی درستی اور اطاعت خداوندی کی چنداں پروا نہیں کرتے اور ہوائے نفس کی پیروی میں ہی مگن رہتے ہیں۔ ان کے قول اور فعل کا یہ تضاد دوسروں کے قبول حق میں روک ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ وہ خود تو ڈوبتے ہی ہیں دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے طرز عمل کا بارہ ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے اس خطرناک طرز عمل سے خبردار کرنے کے لئے فرمایا:۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (المائدہ آیات ۷۸ تا ۸۰)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے کہ اے اہل کتاب! اپنے دین کے متعلق ناجائز طور پر حد سے زیادہ غلو سے کام نہ لو اور ان لوگوں کی خواہش کی پیروی نہ کرو جو اس سے پہلے (خود بھی) گمراہ ہو چکے ہیں اور (اور) بہتوں کو بھی انہوں نے گمراہ کیا ہے اور سیدھے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ بنی اسرائیل میں سے جن کافروں نے اختیار کیا ہے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی تھی (اور) یہ اس وجہ سے ہوا تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے بڑھتے تھے۔ وہ ایک دوسرے کو کسی ناپسندیدہ بات سے جس کے وہ مرتکب ہوتے (ہوں) روکتے نہ تھے۔ جو کچھ وہ کرتے تھے وہ یقیناً بہت برا تھا۔

بہرحال دین متین کا حامل ہونے کے باوجود احکام خداوندی کو پس پشت ڈالتے ہوئے خواہشات نفسانی کی پیروی کرنا از خود گمراہی میں مبتلا ہونے کے مترادف ہے اور خود راہ حق پر گامزن رہنے اور دوسروں کو ہدایت سے بہرہ ور کرنے کے لئے خواہشاتِ نفسانی سے اجتناب ازبس ضروری ہے۔

زکوٰۃ فلاح و کامیابی کی کلید ہے

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ (کامل) مومن اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ (مومن) جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور زکوٰۃ باقاعدہ ادا کرتے ہیں ایسے مومن دنیا اور آخرت میں ہر لحاظ سے کامیاب ہوں گے۔

صاحب نصاب احباب خواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد از جلد مرکز میں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پندرہویں صدی اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً پُرزور الفاظ میں فرمایا ہے کہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ پندرہویں صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس حقیقت سے کوئی احمدی انکار نہیں کر سکتا جن قرائن سے حضور نے یہ خوشخبری اخذ کی ہے وہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہیں لیکن ہر احمدی کا دل بھی گواہی دیتا ہے کہ آنیوالی احمدیت کی صدی یا پندرہویں صدی میں اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے گا اور حضرت اقدس کے فرمان کے مطابق "دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا" وہ کون سے واقعات ہیں۔ کونسی ایسی کسوٹی ہے جس سے دل میں یہ شدید خیال موجزن ہوتا ہے یا دل یقین سے پُر ہیں کہ نئی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے (انشاء اللہ تعالیٰ)

خالق دو جہاں بھی تو فرماتا ہے۔

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

کہ تنگی کے ساتھ بڑی کامیابی مقدر ہے قربانیوں کے بعد ایک بڑا انعام مقدر ہے بشرطیکہ ہر ابتلا کے ساتھ ساتھ تم صبر و استقامت کا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ

گذشتہ ایک سو سال کے عرصہ میں جب ہمیں قربانی کی توفیق ملی خدا تعالیٰ نے ہمیں کسی نہ کسی رنگ میں اپنے انعامات سے نوازا۔ ہمیں اب بھی یقین تھا کہ خدا تعالیٰ ہمیں ایسے انعامات سے نوازے گا کہ دنیا میں اکثریت کے ذہن بدل دے گا۔ ان کے زنگ آلود دلوں کو ضیاء بخشے گا۔ دنیا رحمت للعالمین کی غلامی میں آجائے گی۔ قرآن مجید کے علاوہ کوئی اور کتاب ان کی رہبری نہیں کر سکے گی سو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ جب حضور نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر اور پندرہویں صدی میں غلبۂ اسلام کی خوشخبری دے کر ہمارے یقین کو حقیقت میں بدل دیا۔ خدا تعالیٰ نے بھی تو چودہ سو سال قبل اپنے بندوں کو غلبۂ اسلام کے متعلق فرمایا تھا

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

یعنی تنگی و دکھوں کے بعد تمہارے لئے کامیابی مقدر ہے اور پھر بڑے زور سے ہمیں تسلی دی

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

(ہاں) یقیناً اس تنگی کے ساتھ ایک بڑی کامیابی مقدر ہے۔

سو ہمارے دل اور ذہن مطمئن ہیں اور ہم خوشی سے اچھل رہے ہیں کہ ہمارا ایکصد سالہ تنگی کا زمانہ۔ قربانیوں کا دور۔ دنیا کی آلائشوں کو چھوڑ کر رنگینیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے عزیز و اقارب کی شہادت پر

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کہہ کر خدا کی رضا پر راضی ہونا

سو میرے بزرگو اور عزیزو! وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ۔ ہم پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں جن کو ہم نے نبھانا ہے۔ وقت پکار رہا ہے کہ دیوانوں کی طرح بقول دنیا دار لوگوں کے "سر پھیروں" کی طرح اپنے فرائض کے پورا کرنے میں لگ جاؤ۔

خُلق

افراد جماعت احمدیہ کے سامنے خُلق کی تعریف کوئی نئی بات نہیں۔ ہم نے قرآن حکیم کو بڑے تدبر سے پڑھا اور حدیث نبوی نے راہنمائی کی۔ احمدی جہاں کہیں بھی ہے بڑی احتیاط کے ساتھ اس کا مظاہرہ کرتا ہے اور دیکھنے والے بے اختیار پکار اٹھتے ہیں "یہ لوگ بڑے اخلاق کے مالک ہیں" یہ ایک ایسی مقناطیسی طاقت ہے جو بڑے سے بڑے دشمن کو بھی کھینچ لاتی ہے۔ جس کی مثال رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ مبارک سے ظاہر ہے آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے جب اپنے اخلاق کا مظاہرہ کیا تو منکرین کو کوئی نشان مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئی انہوں نے پورے یقین کے ساتھ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کا اقرار کیا۔ سو پیارو! آئیں۔ گذشتہ اخلاق کی کمی کو (اگر کوئی ہے) پورا کرتے ہوئے۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے۔ تقریروں میں تحریروں میں اپنوں اور غیروں کے ساتھ رحمت للعالمین کی پیروی کرتے ہوئے اخلاق کا ایسا نمونہ پیش کریں کہ دنیا ہماری طرف کھنچی چلی آئے

مالی قربانی

حضرت اقدس فرماتے ہیں

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں اُن کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کو تیار"

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ہر فرد نے اب بھی اپنے عمل سے اس

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس
لعنتی ہوتا ہے مردِ مفتری
لعنتی کو کب ملے یہ سروری

(اعجاز احمدی)

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ شاہراہِ غلبۂ اسلام پر اس کا ہر قدم ترقی کی طرف تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ہمارے کندھوں پر جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے وہ بہت عظیم ہے۔ ترقیات کو دیکھ کر ہمیں پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے تاکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو شیریں ثمرات حاصل ہو رہے ہیں ان میں مزید اضافہ ہوتا چلا جائے۔ اے مولا کریم ہماری مدد فرماتا چلا جا۔ آمین۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو سچ کر دکھایا۔ کوئی ایسا وقت نہیں آیا کہ اسلام کی آبیاری کے لئے رقم کا مطالبہ کیا گیا ہو اور ہم نے تحریک جدید کے ایک مطالبہ "سادگی" اختیار کرتے ہوئے بشاشت قلب سے پہلے سے بڑھ کر مالی قربانی نہ پیش کی ہو۔ کیا ہم اس اہم فریضہ کی ادائیگی میں تیزی پیدا نہیں کر سکتے (یہ سوال اپنے سے خود کریں) ہم تھوڑے وقت میں مزید مشن قائم کرتے ہیں۔ ظلمت کدہ یورپ میں اور دوسری دنیا میں بھی ایک مسجد کا جال بچھا رہے ہیں۔ ہسپتال اور سکول قائم کرتے ہیں۔ دنیا کی ہر زبان میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی صداقت پر معیاری لٹریچر شائع کرتا ہے۔ سلسلہ احمدیہ کی کتب شائع کر کے ہر ملک اور شہر میں پہنچاتے ہیں۔ مختلف ملکوں کا دورہ کرنے والے لاکھوں لاکھ سیاحوں کے لئے ملک کی ہر زبان میں فولڈر شائع کرتے ہیں۔ آج پھر سرزمین اندلس کے مکینوں کی منتظر ہے۔ آج پھر ہمیں طارق بن زیاد کی ضرورت ہے۔ تلوار سے نہیں پانی تم وہاں مساجد اور پیار و محبت سے دل جیتتے ہیں۔ تبلیغ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرنا ہے۔ جس کے لئے اس پیسہ کی ضرورت ہے جو ہم کہیں سے نہیں لائے خدا نے دیا اور اسی کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کے متعلق جماعت احمدیہ کے نام اپنے پیغام میں فرمایا

"غرض کچھ کام کر چکے ہیں کچھ زیر تکمیل ہیں اور کچھ آئندہ کرنے والے ہیں۔ یہ سب آپ کی مالی قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں اپنے پیارے بھائیوں اور بہنوں سے اس پیغام کے ذریعے یہ خواہش رکھتا ہوں کہ مالی قربانی کے آٹھویں مرحلے میں وہ پچھلے تمام مراحل سے نمایاں طور پر مالی قربانی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء"

(الفضل ۸ مئی ۱۹۸۱ء)

ربوہ کھلا شہر

شہر سے دور بیابانوں [illegible] علاقہ کے رہنے والوں [illegible] کے پھول کی تعریف [illegible] رنگ کا ہوتا ہے۔ شکل [illegible] ہے۔ اس میں سے ایک [illegible] جو دل و دماغ کو معطر کرتی ہے۔ اس سے بعض بیماریوں سے شفاء بھی ملتی ہے تو وہ تصور ہی تصور میں خوش ضرور ہوں گے۔ اگر ان کو خوبصورت باغیچہ میں لا کر پھول دکھایا جائے تو وہ اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر اور خوشبو سونگھ کر یقیناً متاثر ہوں گے۔ یہ اثر ان کے رگ و ریشہ میں سما جائے گا اس میں شک نہیں کہ تبلیغ اثر رکھتی ہے۔ اخلاق دوسرے کو گرویدہ ضرور کرتے ہیں لیکن پھر بھی ہم پاکستانی احمدیوں کو چاہئے غیر از جماعت دوستوں اور عزیزوں کو ربوہ لائیں۔ اور کثرت سے لانا چاہئے۔ وہ آباد مسجدوں کو دیکھیں جہاں پانچ وقت

اشھد ان لا الٰہ
الا اللہ و اشھد ان
محمدا رسول اللہ

کا اعلان کیا جاتا ہے۔ وفاتر دکھائیں تا ہماری مالی قربانیوں کا انہیں حقیقی معرفت معلوم ہو۔ بزرگان سلسلہ سے ملائیں تا علمیت اور انکساری کا مظاہرہ کر سکیں۔ گلی گلی۔ کوچہ کوچہ گھمائیں جہاں "تم پر سلامتی ہو تم پر سلامتی ہو" کی سبحانی آوازیں ان کا استقبال کریں پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرائیں آپ دیکھیں گے کہ وہ سراقہ بن مالک کی طرح وہ بھی صاف ذہن اور شفاف دل لے کر واپس جائیں گے

بیرون پاکستان رہنے والے احمدی۔ دوستوں کو کثرت سے مشن ہاؤس میں لائیں بار بار لائیں احمدیت کے صدا بہار پھول کی مہک ان کے دل و دماغ کو ضرور فرحت بخشے گی۔ وہ جھوم جھوم جائیں گے اور ان کی زبانیں اور دل اقرار کریں گے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

دعا

اس میں کوئی انکار نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے مالی قربانیاں دیں جسمانی اور جانی قربانیاں بھی دیں تیرہ سال انفرادی اذیتیں اٹھانے کے بعد جنگوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ سوشل بائیکاٹ کی اذیتیں بھی برداشت کیں۔ وطن سے بے وطن بھی ہونا پڑا۔ لیکن بعد کی عظیم الشان قربانیوں کا نتیجہ صرف ان کی وجہ سے نہیں تھا۔ حقیقت میں محبوب خدا کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے اتنا بڑا تغیر پیدا کیا حضرت اقدس فرماتے ہیں

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے ایسے رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا وہ یہ خالص فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں" (برکات الدعا)

ہم نے بھی جنہوں نے خاتم النبیین ﷺ کی بلند شان کو پہچانا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی قربانیاں دیں ہر مصیبت کے وقت اطاعت گذار جماعت نے انتہائی صبر دکھایا اس یقین کے ساتھ کہ عمل بھی دعا کے محتاج ہیں دعائیں کیں۔ اس اقرار کے ساتھ کہ ہم نہایت ہی کمزور اور ناتواں بندے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی سے مدد مانگی اور اس کی مدد ہی سے ہم کامیابیوں سے ہمکنار ہوئے۔ ضرورت ہے کہ غلبہ اسلام کو قریب لانے کے لئے زیادہ سے زیادہ دعاؤں سے کام لیں۔ دعائیں ہی ہیں جو غیر ممکن کو ممکن سے بدل دیتی ہیں حضور ایدہ اللہ کے اس پیغام کو اپنے دل میں جگہ دیں

"غلبۂ اسلام کے اس عظیم منصوبہ کی کامیابی کے لئے جیسا کہ میں شروع ہی سے اس بات پر زور دیتا چلا آ رہا ہوں دعاؤں کی بھی بہت ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود رہیئے اور دعائیں کرتے چلے جائیے اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے (آمین)

(الفضل ۸ مئی ۱۹۸۱ء)

حرف آخر

ہماری قربانیوں کا صلہ اور خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اسی کے فضل سے پندرہویں صدی میں انشاء اللہ تعالیٰ اسلام تمام ادیان پر غالب آئیگا کوئی مذہب نہیں ہوگا مگر اسلام، کوئی کتاب نہیں ہوگی مگر قرآن، ایک ہی زندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ دنیا کی کوئی طاقت اور مہلک سے مہلک ہتھیار اس ہونے کو روک نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نوشتوں کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو آج سے صدی پہلے کیا کہ آج سے تین صدیاں نہیں گذریں گی دنیا خدائے واحد کو مانتے ہوئے اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جو فرائض ہم پر عائد ہوتے ہیں ان کو نبھانے کے لئے وقت کی آواز کو دیکھتے ہوئے ہمیں رفتار کے کام میں ان میں سے دعا کے بعد ایک اہم فرض علم حاصل کرنا اور خشیت اور تقویٰ پیدا کرنا ہے اس کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں بلکہ خوشخبری دیتے ہیں

"دیکھو میں آدمی ہوں تم پر جب آئے گا وہ بھی آدمی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کچھ نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ اس کے معلم ہوں گے۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے پروفیسر بنا دیئے جاؤ۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے استاد بن سکو۔ اگر تم نے خود نہ پڑھا تو ان کو کیا پڑھاؤ گے۔ ایک نادان اور جاہل استاد کسی شاگرد کو کیا پڑھا سکتا ہے" پھر فرماتے ہیں "علم بغیر خشیت اور تقویٰ کے ایک لعنت ہے۔ ایسا علم بہت دفعہ حجاب اکبر ثابت ہوتا ہے (تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۸ء)

یہی تعلیمی منصوبہ ہے۔ حضرت مصلح موعود کی زبان مبارک سے کی ہوئی دعا میں۔ میں بھی آپ بزرگوں اور عزیزوں کے ساتھ شامل ہوتا ہوں

"اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ لوگوں کو بھی اور ہمارے بیوی بچوں کو بھی اور ہمارے دوستوں کو بھی اور ہمارے ملنے والوں کو بھی اور ہمارے ہم قوموں کو بھی اور ہمارے ہم مذہبوں اور ہمارے ساتھ نام میں اشتراک رکھنے والے مسلمانوں کو بھی بلکہ ہمارے ساتھ انسانیت رکھنے میں اشتراک رکھنے والے تمام غیر مسلموں کو بھی میرے آقا کی محبت بخش دے اور ساری دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں شامل ہو جائے پس آؤ ہم خدا تعالیٰ سے التجا کریں کہ اے خدا ہم کمزور ہیں ہم نحیف اور ناتوان ہیں ہمارے دل تاریک ہیں، ہماری زبانیں زنگ آلود ہیں تو اپنے بندوں پر رحم فرما اور ہماری زاری کو قبول کرتے ہوئے پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کر دے۔ پھر قرآن کی حکومت دنیا میں قائم کر دے، پھر تیرا نور دنیا کو روشنی دینے والا بنے پھر دنیا کی ساری ظلمتیں اور تاریکیاں مٹ جائیں اور دنیا میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا ہی نور باقی رہے آمین ثم آمین"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

حضرت ملک (ماسٹر) نواب الدین صاحب

(مکرم ملک صلاح الدین صاحب خالد اچھرہ لاہور)

۱۹۰۶ء کے اواخر یا ۱۹۰۷ء کا ذکر ہے کہ گنجاہ ضلع گجرات کے وینکلر سکول کی ساتویں جماعت کا ایک طالبعلم جس کی عمر صرف تیرہ سال ہے اپنے والد محترم کی اجازت سے کر قصبہ تنہا قادیان آتا ہے۔ (والد محترم حضرت ملک نورالدین صاحب ۱۸۹۷ء میں حضرت اقدس کی بیعت سے سرفراز ہو چکے تھے اور ہر گھڑی گھر میں اور باہر ان کی زبان پر حضور ہی کا ذکر خیر رہتا تھا جس سے ان کا بیٹا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور نادیدہ امام وقت کا والا و شیدا ہو گیا) اور حضرت صاحب کی بیعت سے مشرف ہو کر واپس چلا گیا مگر اپنے مسیحا نفس آقا کے ہاتھ کی لمس نے بھی اسے ایک نیا انسان بنا دیا۔ جوش سنبھالنے سے لیکر زندگی کے آخری خوشنما لمحہ تک اس نے اپنی بیعت کے عہد کو ایک جنونی کی طرح نبھایا۔ جنونی کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے کہ بقول مرحوم کے مذہبی کام عقل سے نہیں بلکہ جنون سے ہوتا ہے۔

اسے بچپن کی کارگزاری میں عقلوں کے دار حضرت اقدس کا یہ ملہم عموماً گزرا جاتا تھا واپس گنجاہ پہنچتے ہی اپنی عقل اور علم کے مطابق مباحثات شروع کر دیئے۔ ورنیکلر مڈل کا امتحان پاس کرنے کے بعد انگریزی کی کمی پوری کرنے کے لئے مشن ہائی سکول گجرات سے جونیئر اور سپیشل ٹیچر کی تعلیم مکمل کی۔ اس دو سال کے عرصہ میں آپ کے استاد مسٹر بلاش سے مباحثات جاری رہے۔ ۱۹۰۹ء میں مستقل قادیان آ گئے اور امام جماعت سے کسب فیض کرنے لگے۔ اپنے سعادتمندی۔ دینداری اور قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولوی نورالدین صاحب سے بے پناہ عقیدت تھی۔ حضرت مولوی صاحب کے دل میں بھی اس غریب الوطن کیلئے اتنی شفقت پیدا ہو گئی کہ جب ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول ۱۹۱۱ء کا میٹرک کا نتیجہ لے کر آئے تو حضور نے پوچھا "کیا نواب الدین پاس ہوا ہے کہ نہیں یہ بچہ ہم سے بہت محبت کرتا ہے"

۱۹۱۵ء میں نہایت غیر مساعد حالات میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کی ڈگری لی۔ دنیا اپنی تمام رنگینیوں اور رعنائیوں کے ساتھ اپنی طرف بلاتی ہے مگر وہاں تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ہو چکا تھا۔ خدمت دین کو نعمت عظمیٰ جان کر بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق۔ قادیان پہنچ کر کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ میں انگریزی پڑھائی اور پھر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ریاضی کے استاد ہو گئے ۱۹۱۷ء میں بی ٹی کرنے کے بعد مستقلاً تعلیم الاسلام ہائی سکول سے وابستہ ہو گئے۔

۱۹۰۹ء میں قادیان آنے سے مذہبی جوش میں ترقی ہوئی تھی ان دنوں حضرت مولوی نورالدین صاحب کا قرآن کریم کا درس ایک بہت بڑی انٹی ہوشش تھا۔ جس پر جماعت احمدیہ بجا طور پر نازاں تھی مرحوم نہایت باقاعدگی سے درس میں حاضر ہوتے اور نوٹ لیتے۔ قرآن حکیم کے کئی نسخوں میں سادہ ورق لگوا کر دیدہ زیب جلدیں بنوائیں اور درس کے نوٹ نہایت خوبی اور نفاست سے ان میں لکھتے ان کے ایک شاگرد کے مطابق "مجھے خوب یاد ہے کہ محض ان کے اسوۂ حسنہ کی تقلید میں ہم بہت سے دوستوں نے قرآن کریم میں سادہ اوراق لگوائے اور حضور کے درس کے نوٹ لینے شروع کئے ہم پہلے کاپیوں پر لکھتے اور پھر بورڈنگ میں آ کر اپنے قرآن کریم کے مجلد اوراق پر لکھتے"

(الفضل ۱۰ مارچ ۱۹۲۷ء صفحہ ۷)

حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کے نوٹوں سے حضور کی یہ عظیم الشان پیشگوئی کہ مصلح موعود یکم دسمبر ۱۹۱۲ء کے تیس سال بعد ظاہر ہو گا۔ (حضرت صاحبزادہ عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے "فرقان" مئی ۱۹۴۵ء "حیات نور" مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب صفحہ ۳۰۲-۳۰۳ "تاریخ احمدیت" جلد نہم صفحہ ۵۱۶-۵۱۷) جماعت کے سامنے آئی۔ کتنی ہی تحریریں حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مصلح موعود کے نوٹوں سے بھری ہوئی چھوڑیں۔ حضرت اقدس کی تمام کتب بالاستیعاب ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھیں اور نوٹ تیار کئے۔ جن سے کئی رجسٹر بھرے پڑے تھے شومئی قسمت سے یہ انمول خزانہ تقسیم ملک کے وقت قادیان میں ہی رہ گیا۔ حضرت اقدس کا تمام لٹریچر جو آریوں کے متعلق تھا اس کے خصوصی ماہر تھے

کالج کے زمانے میں گرمیوں کی تعطیلات میں حضرت مصلح موعود کے چشمہ عرفان سے سیراب ہونے شروع ہوئے تو حضور نے ان کی اور میاں حاکم دین صاحب کی تحریر کردہ [illegible]

۱۹۱۸ء یا ۱۹۱۹ء میں گنجاہ میں "قرآن کریم کی صداقت" اور "روح مخلوق ہے یا غیر مخلوق" پر ایک زبردست مباحثہ آریہ سماج کے ساتھ منعقد کیا۔ قادیان سے علماء نے شرکت کی۔ مباحثہ چار گھنٹے جاری رہا اور کامیاب رہا مگر مباحثہ کرانے والا مطمئن نہیں تھا کیونکہ آریہ مناظر عربی جانتا تھا اور ہمارے علماء سنسکرت سے ناواقف ان کا تکیہ صرف ترجموں پر تھا۔ اس کمزوری کے متعلق ایک مفصل خط حضرت مصلح موعود کو لکھا جس پر حضور نے ایک ساشتری ملازم رکھنے کا ارشاد فرمایا جو سکول میں بعد طلباء کو ہندی و سنسکرت پڑھائے اور سکول کے بعد ہمارے مبلغ اس سے یہ زبانیں سیکھیں۔

۱۹۲۰ء میں بعض وجوہات کی بناء پر سکول سے علیحدہ ہو گئے۔ دو تین دن کے بعد حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اب جبکہ صدر انجمن سے مجھے فارغ کر دیا ہے اگر حضور نے کوئی اور کام نہیں لینا تو میں باہر جا کر ملازمت تلاش کروں۔

حضور نے فرمایا "مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے جذبات کا خیال رکھوں"

پھر حضور نے انہیں نائب ناظر بیت المال مقرر فرمایا (الفضل ۲ مارچ ۱۹۲۷ء صفحہ ۶)

۱۹۰۶ء / ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس کی بیعت کے لئے یکہ و تنہا آنے والا تیرہ سالہ نواب الدین اپنے جوش ایمانی۔ اخلاص و فاشعاری۔ دیانت و امانت اور اطاعت گذاری سے اس مقام پر پہنچ چکا تھا کہ سکول سے علیحدگی پر رب العالمین نے حضرت مصلح موعود کو ارشاد فرمایا کہ نواب الدین کے روزگار کا خیال رکھنا۔ ہائی سکول سے علیحدگی کے بعد نائب ناظر بیت المال۔ پرائیویٹ سیکرٹری انچارج بکڈپو اور افسر تجارت کی حیثیت میں سلسلہ کی خدمات انجام دیتے رہے۔ صدر انجمن کے ایک ذیلی ادارہ "گلوب ٹریڈنگ کمپنی" کے مہتمم کی حیثیت سے ۱۹۲۴ء میں انگلینڈ بھی تشریف لے گئے مگر تبلیغ کا کوئی موقع کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مہتمم گلوب ٹریڈنگ کمپنی کی حیثیت میں سیالکوٹ کے قیام کے دوران جماعت احمدیہ جموں کی درخواست پر حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں [illegible]

کے جموں کے علماء سے ایک مناظرہ کیا جس کے نتیجہ میں غیر مبائعین کا جموں میں پیدا کردہ تمام اثر زائل ہو گیا (الفضل ۱۶ مارچ ۱۹۲۷ء صفحہ ۷)

قیام لندن کے دوران ان کا مکان اور ہائیڈ پارک ان کی تبلیغی سرگرمیوں کے جولانگاہ رہے۔ انگلستان سے مراجعت حضور کی معیت میں ہوئی۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے دور میں برما سے ایک احمدی دوست نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ ایک "بہائی" سے گفتگو کے دوران میں "بہائی ازم" کی تعلیمات اور اصول سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور احمدیت سے دور جا رہا ہوں۔ حضور نے ملک صاحب مرحوم کو جواب دینے کیلئے ارشاد فرمایا اور کچھ کتابیں بھی دیں۔ مرحوم نے بھی ادھر ادھر سے بہت سی کتابیں "بہائی ازم" پر لے کر ایک بہت لمبا مضمون تیار کر کے حضور کو سنایا۔ حضرت صاحب نے سارا مضمون سن کر فرمایا۔ "جزاک اللہ واللہ"۔ اور جادۂ حق سے بھٹکنے والا برما کا احمدی دوست پھر صراط مستقیم پر آ گیا۔ (بعد میں یہ مضمون "ریویو" میں بھی چھپ گیا) اور پھر کوئی بہائی اس کے قریب نہ پھٹک سکا۔ ۱۹۴۴ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے علیحدہ ہو کر [illegible] بورڈ مڈل سکول چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے یہ سکول ان کی مسلسل کوششوں سے ۱۹۴۹ء میں ہائی سکول بن گیا۔ جس سے اس پسماندہ علاقہ کے مسلمان طلباء نے بہت فائدہ اٹھایا۔ ان کی کوششوں سے چونڈہ جماعت ایک فعال جماعت بن گئی۔ سالانہ جلسے ہونے لگے جس میں مرکز سے بھی علماء شرکت کیلئے تشریف لاتے تھے۔ ایک دن راقم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ جو ان دنوں واپڈا میں چیف انجینئر (منصوبہ بندی) تھے کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک صاحب تشریف لائے۔ چیمہ صاحب کہنے لگے۔ "اپنا بھی بندہ ہے" یعنی احمدی ہے وہ صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر تھے۔ باتوں باتوں میں پوچھا کہ تقسیم ملک کے بعد ان کا خاندان چونڈہ میں رہائش پذیر ہے وہ کہنے لگے کہ مجھے آج تک کبھی چونڈہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ ملک صاحب مرحوم کا ذکر خیر نہ ہوا ہو

قیام چونڈہ کے دوران ایک دفعہ انسپکٹر ہائر سیکنڈری سکولز کے سالانہ معائنہ کے لئے آئے دوران گفتگو انہوں نے ظفر محمد بیگم والی پیشگوئی کا ذکر کیا ملک صاحب نے بلا توقف اپنی تمام محکمانہ زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہا "شیخ صاحب آپ سکول کا معائنہ کریں میری لاگ بک اچھی یا بری جیسی لکھنی ہے لکھیں یہ آپ کا میدان ہے مگر محمدی بیگم والے قصہ میں ہم شاہسوار ہیں اور آپ ترانے ب بھی نہیں جانتے اگر آپ اس معاملہ میں سنجیدہ ہیں تو معائنہ کے بعد اس موضوع پر [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار الفضل کی اعانت کرنیوالے احباب کا شکریہ

خاکسار نے حال ہی میں مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ضلع فیصل آباد کی تحریک پر فیصل آباد شہر کا ایک مختصر دورہ کیا۔ اور مختلف حلقوں کے احباب کی خدمت میں مکرم چوہدری صاحب کی معیت میں حاضر ہوا۔ اس دورہ میں ۲۵ احباب الفضل کے نئے خریدار بنائے گئے۔ جن کے نام بذریعہ ڈاک پرچہ بھجوانا شروع کر دیا گیا ہے چار احباب نے مقامی ایجنٹ صاحب سے پرچہ خریدنے کا وعدہ کیا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب نے الفضل کی اعانت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین۔

۱- مکرم چوہدری غلام باری صاحب ساہی مسلم پارک فیصل آباد	دو روزہ	۱۸۰	—
۲- " حاجی شریف احمد صاحب سفینہ	ایک خطبہ لیک روزانہ	۱۱۵	—
۳- " میاں مبارک احمد صاحب پیلز کالونی	چار خطبہ نمبر	۱۰۰	—
۴- " مقصود احمد صاحب بٹالہ کالونی فیصل آباد	ایک روزانہ	۹۰	—
۵- " سعید احمد صاحب ناصر مرحوم کی طرف سے	"	۹۰	—
۶- " ڈاکٹر ولایت احمد صاحب بٹالہ کالونی	"	۹۰	—
۷- " چوہدری نواز احمد صاحب	"	۹۰	—
۸- " ملک طاہر احمد صاحب	"	۹۰	—
۹- " کیپٹن نصیر احمد صاحب	"	۹۰	—
۱۰- " میاں سعید احمد صاحب معہ اہلیہ	ایک خطبہ نمبر اور ایک روزانہ ۶ ماہ کیلئے	۷۱	—
۱۱- " چوہدری ظفر اللہ صاحب چیمہ پیلز کالونی	دو خطبہ نمبر	۵۰	—
۱۲- " ملک عبدالسبوح صاحب	"	۵۰	—
۱۳- " ڈاکٹر فضل کریم صاحب کیمسٹ سمال فیصل آباد	ایک خطبہ نمبر	۲۵	—
۱۴- " چوہدری احمد دین صاحب پیلز کالونی	"	۲۵	—
۱۵- " شیخ گلزار احمد صاحب گلبرگ	"	۲۵	—
۱۶- " " نذیر احمد صاحب پیلز کالونی	"	۲۵	—
۱۷- " چوہدری عبدالغنی صاحب	"	۲۵	—
۱۸- مجلس انصار اللہ	"	۲۵	—
۱۹- مکرم شیخ عبدالمجید صاحب	"	۲۵	—
۲۰- " حاجی حمید اللہ صاحب	"	۲۵	—
۲۱- محترمہ جیوان صاحبہ بٹالہ کالونی	"	۲۵	—
۲۲- مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب "	"	۲۵	—
۲۳- " چوہدری رشید احمد صاحب "	"	۲۵	—
۲۴- " " مقبول احمد صاحب	"	۲۵	—
۲۵- محترمہ زہرہ صاحبہ "	"	۲۵	—
۲۶- مکرم میاں سعید احمد صاحب "	"	۲۵	—
۲۷- " چوہدری مشتاق احمد صاحب "	"	۲۵	—
۲۸- " " محمد صدیق صاحب	"	۲۵	—
۲۹- میسرز شاہ میڈیکو کچہری بازار	"	۲۵	—
۳۰- مکرم محمد لطیف صاحب	"	۲۵	—
۳۱- میسرز رشید کلاتھ ہاؤس کچہری بازار	"	۲۵	—
۳۲- مکرم ملک بشیر احمد صاحب کھوانہ بازار	"	۲۵	—
۳۳- " چوہدری اعجاز احمد صاحب	"	۲۵	—
۳۴- " شیخ محمد یوسف صاحب گول منشی محلہ	"	۲۰	—

احباب ان جملہ احباب کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت و تندرستی رکھے۔ اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے۔ لیکن ایسا وقف جو کہ کسی وقت اور کسی حالت میں پیٹھ دکھانے کو تیار نہ ہو اور ہر احمدی کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی زندگی اس کا مال اس کے اوقات سب کے سب احمدیت کے لئے وقف ہیں

(الفضل ۲۱ ستمبر ۱۹۴۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ارشادات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۲۲ اپریل کو میری والدہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں جہاں وہ زیر علاج تھیں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

اس صدمہ کی وجہ سے میرے بڑے ماموں سخت بیمار ہو گئے ہیں، اور ان کی حالت پریشان کن ہے۔ نیز میری بڑی بہن کلثوم اور سب سے چھوٹی بہن بھی سخت بیمار ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور تمام بیماروں کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ اور انہیں اور دیگر پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(فرخندہ چٹھہ چک ۱۰۰ جنوبی ضلع سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کو کچھ دنوں سے سانس کی شدید تکلیف ہے۔ جس کے ساتھ کھانسی اور بلغم کی زیادتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری محمد سعید محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

(۲) مکرم اللہ بخش صاحب پٹواری کچھ عرصہ سے فالج کی بیماری کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

(حکیم سعد اللہ خاں سرکالوی صدر جماعت احمدیہ سچا سودا ضلع شیخوپورہ)

(۳) میرے چچا عبدالسلام صاحب ولد منشی فضل دین صاحب آف پھیروچیچی کی شادی کو بارہ سال سے زائد عرصہ ہو گیا۔ مگر وہ اولاد سے ابھی تک محروم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک، خادم دین اور زندہ رہنے والی اولاد سے متمتع فرمائے آمین۔ (صدیقہ مریم پھیروچیچی ضلع تھرپارکر سندھ)

(۴) خاکسار کے بڑے بھائی محمد یوسف صاحب کی شادی کو تقریباً تیرہ سال کا عرصہ گذر گیا ہے۔ مگر ابھی تک وہ اولاد سے محروم ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ کو کچھ عرصہ سے گردوں کی تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ جو کہ باوجود علاج سے ختم نہیں ہو رہی احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور نیک ذہین خادم دین اولاد سے جلد نوازے آمین (محمد یونس کارکن دفتر بیت المال آمد۔ ربوہ)

(۵) مکرم چوہدری سعید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کنڈ احمد پور ضلع سانگھڑ اچانک مشین کے ایک حادثہ میں ٹانگ پر زخم ہو جانیکی وجہ سے علیل ہیں۔ بلغم کی زیادتی کی وجہ سے بخار بھی آتا ہے۔ دوست دعا کریں۔ نیز کامل و عاجل شفاء کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو چند روز کے اندر اندر تحریری طور پر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۹۱ :-

میں عبدالرحیم آف ماریشس ولد Mr Gamani Singhee پیشہ ریٹائرڈ عمر ۷۱ سال بعمر ۱۹۳۶ء ساکن (Bonkay) روڈ لندن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

نیز اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۸ پونڈ ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کو بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت عاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- عبدالرحیم ماریشس

حال لندن

گواہ شد :- محمد اکرم خان لندن

گواہ شد :- اے اے دین لندن

مسل نمبر ۲۲۶۹۲ :-

میں سیف حسن عثمان ولد ہشام MANI NANKOLOWA پیشہ زراعت عمر ۶۱ سال بعمر ۱۹۶۲ء ساکن میڈا تنزانیہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۱/۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

(۱) ایک مکان مالیتی -/۱۰۰۰ Sh

(۲) زمین تین ایکڑ مالیتی -/۱۵۰۰ Sh

(۳) تین بکریاں مالیتی -/۳۰۰ Sh

کل جائیداد کی قیمت -/۳۰۰۰ Sh

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ Sh ماہوار بصورت زراعت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کو بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت عاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- سیف حسن عثمان میڈا

تنزانیہ

گواہ شد :- مقبول احمد ولد سردار محمد خان صاحب مبلغ تنزانیہ۔

گواہ شد :- معلم حسن عثمان تنزانیہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۹۳ :-

میں عبدالوہاب داؤد ولد داؤدی چوچیتو نوم انڈونیشین پیشہ تعلیم عمر ۳۳ سال بعمر ۱۹۴۸ء ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۱/۲/۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ تیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کو بھی مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت عاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- عبدالوہاب داؤد

ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد :- جاوید احمد جاوید ولد چوہدری ولی محمد ناصر ہوسٹل ربوہ

وصیت نمبر ۲۳۴۷۱ -

گواہ شد :- ظفر اللہ احمد پنتوہ ولد احمد پنتوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

وصیت نمبر ۲۳۴۹۷ -

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصی اصحاب / موصیات کے پتے درکار ہیں۔ کوئی موصی / موصیات یہ اعلان خود پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتہ / پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دے دیجائے کیونکہ وصیت کے بارے میں ان سے خط و کتابت کرنی ہے۔

(۱) مکرم فضل دین صاحب ولد نظام دین صاحب وصیت ۱۹۰۸ء ساکن قادیان۔

(۲) محترمہ سردار بی بی صاحبہ وصیت ۱۹۴۵ء زوجہ غلام قادر صاحب ساکن کالے والی ضلع سیالکوٹ۔

(۳) محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ وصیت ۱۹۶۵ء زوجہ نور احمد صاحب ساکن قادیان۔

(۴) محترمہ جنت بی بی صاحبہ وصیت ۸۰۷۸ بوہ چوہدری نواز خان صاحب سنگھری ضلع جالندھر

(۵) محترمہ سید رابعہ صاحبہ بنت پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم وصیت نمبر ۱۹۹۳ آف ربوہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اور اگر کوئی اعتراض بھی آپ کے ذہن میں ہو تو میں آپ کی پوری تسلی کر دوں گا۔ اس جرأت مندانہ جواب پر یوسف صاحب خاموش ہو گئے۔ کیونکہ ان کا تمام ماتحت عملہ بھی ساتھ بیٹھا تھا۔ اس کے بعد شیخ صاحب افسر موصوف دوست بن گئے۔

اکتوبر ۱۹۳۳ء میں چونڈہ سے بطور ہیڈ ماسٹر ڈی بی ہائی سکول جالکے چیمہ آپ کی تبدیلی ہو گئی۔ وہاں سے ۱۹۳۶ء کی موسم گرما کی تعطیلات سے کچھ دن پہلے شدید سر درد کی شکایت ہوئی جو بعد میں Cerebral homorrhage تشخیص ہوئی۔ دماغ کی کوئی شریان پھٹ گئی جس سے مرکز نطق متاثر ہو چکا تھا۔ نہ دوا میں کوئی کوتاہی (حتیٰ کہ آخری چند دن حضرت مصلح موعود نے بھی علاج فرمایا) اور نہ دعا میں لیکن موت مقدر تھی۔ آخر قرآن حکیم کا یہ عاشق خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا محب حضرت اقدس کا فدائی۔ احمدیت کا نڈر اور بے باک سپاہی ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء ہفتہ کے دن بارہ بجے اپنے تمام چاہنے والوں کو حزیں اور دلفگار چھوڑ کر اپنے معبود حقیقی کے دربار میں حاضر ہو گیا۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ان کی وفات پر حضرت اماں جان نے فرمایا "قادیان میں وہی تو خوش ہوتے تھے ایک ماسٹر نواب الدین مرحوم اور دوسرے یحییٰ خان"۔

یحییٰ خان صاحب اس وقت حیات تھے۔

۲۰ فروری ۱۹۳۷ء کو حضرت مصلح موعود کو شدید نقرس کی تکلیف تھی۔ باوجود حضور نے فرمایا کہ وہ جنازہ خود پڑھائیں گے۔ سلسلہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ کسی خوش نصیب کا جنازہ خلیفہ وقت نے پڑھایا گیا جبکہ امام وقت خود اسے علیل تھے کہ دو آدمیوں نے حضور کو سہارا دیا ہوا تھا۔ اس وقت کسی دوست نے کہا حضور کو اتنی تکلیف ہے کسی خادم سے جنازہ پڑھانے کے لئے کہہ دیتے اس پر حضور نے فرمایا "مجھے میرے رب نے حکم دیا تھا کہ نواب الدین کے جذبات کا خیال رکھنا اگر آج میں ان کا جنازہ نہ پڑھاتا تو ان کے جذبات مجروح ہوتے اور میں اپنے خدا کے آگے جواب دہ ہوتا"۔

اللہ تعالیٰ آقا اور غلام دونوں پر اپنی بے حد و حساب رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری غلام حیدر صاحب [illegible] ربوہ

رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

میرے والد محترم چوہدری غلام حیدر صاحب [illegible] ساکن ڈجیٹی تحصیل و ضلع سیالکوٹ ۲۴ مئی ۱۹۸۱ء کو [illegible] میں اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم یکم فروری ۱۹۰۸ء کو پیدا ہوئے [illegible] کا امتحان پاس کیا۔ طالب علمی کے زمانہ میں ہی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ منسلک ہوئے۔ [illegible] مدرسہ احمدیہ میں مدرس مقرر ہوئے اور تقسیم تک تدریس کے فرائض ادا کرتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد [illegible] تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں منتقل ہوئے تو آپ وہاں بھی تدریس کے فرائض ادا کرتے رہے۔ اکثر مربیان سلسلہ آپ کے شاگرد ہیں۔ بعد میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے مطابق گھٹیالیاں میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ یہ دور وہ تھا جب یہ سکول بڑے ہی نازک دور میں سے گزر رہا تھا۔ آپ نے ریٹائرمنٹ تک اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ آپ کی پیدائش کے دور میں سکول پھر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور ترقی کے منازل طے کرنے لگا۔

قادیان میں اور پھر احمد نگر میں ایک لمبے عرصہ تک پرنٹنگ پریس اور بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔ آپ بڑے منتظم تھے۔ قادیان میں کئی سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لنگر خانہ اندرون شہر کے ناظم کے فرائض ادا کرتے رہے۔ ضلع سیالکوٹ میں آپ اپنے علاقہ میں دور دور تک بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے۔ جماعت احباب بھی آپ سے اپنے اہم معاملات میں مشورہ لیتے۔

وفات کے وقت آپ ربوہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ راستہ میں دل کا تکلیف محسوس ہوئی۔ آپ ربوہ کی مشرقی چونگی پر اتر پڑے اور جلدی سے اپنے ایک عزیز کے گھر دارالنصر تشریف لے گئے۔ جہاں آپ چند منٹ کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نماز جنازہ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد بھی دعا آپ نے ہی کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ سات لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور ہمارے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(چوہدری) غلام رسول موضع ڈجیٹی ڈاک خانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

مددگار کارکنوں اور اہلیوں کی فوری ضرورت

نظارت ہذا میں درج ذیل اسامیاں خالی ہیں:

۱۔ ٹریننگ ہالی ۴ اسامیاں

۲۔ مددگار کارکن (درجہ چہارم) ۵ اسامیاں

خواہشمند احباب فوری طور پر دفتر ہذا سے رابطہ پیدا کریں۔ تحریری درخواست معہ تصدیق امیر یا صدر صاحب جماعت و میڈیکل سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔

(نظارت صحت۔ ربوہ)

صدر صاحب [illegible] موصیان کا انتخاب

[illegible] ایسی جماعت [illegible] موصیان موجود [illegible] ہیں۔ ان کے امراء صدر صاحبان کی توجہ [illegible] نائب صدر موصیان کی منظوری کا میعاد [illegible] ذیل قواعد کے مطابق انتخاب [illegible] کارروائی [illegible] جا سکیں۔

۱۔ جس مکرم [illegible] مجلس قائم کرنے [illegible]

۲۔ انتخابات [illegible] سو فیصد۔ صرف بیمار، مسافر اور معذور مستثنیٰ ہوں گے۔

۳۔ مجلس موصیان کا صدر منتخب کر کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اطلاع دیں گے۔

۴۔ حضور کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس کا رکن بھی قرار پائے گا۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی تاکہ حضور کی ہدایت کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۵۔ قیام مجلس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے صدر صاحبان اور امراء صاحبان اضلاع اور مربیان سلسلہ ذمہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ میں یہ انتخابات مکمل ہو جانے چاہئیں۔

۶۔ اس سلسلہ میں مزید کارروائی اور ریکارڈ دفتر بہشتی مقبرہ کے ذریعہ ہوگی۔

(ناظر اعلیٰ ربوہ)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کا ایک گردہ ۱۹۵۳ء میں مکمل [illegible] گردہ کا [illegible] آپریشن ۱۹۶۸ء میں ہو چکا ہے۔ اب اس میں ایک بڑی پتھری بن چکی ہے۔ چونکہ اکیلا گردہ ہے اس لئے آپریشن میں کھل جانے [illegible] ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں [illegible] گردہ کی مشین ہو رہی ہے اور آپریشن قابل سرجن ڈاکٹر عبدالحق [illegible] کرتے ہیں۔

احباب جماعت [illegible] کی خدمت میں درخواست ہے کہ [illegible] آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

محمد احمد ابن حضرت حکیم محمد حسین [illegible]

۲۔ نیویارک سے اطلاع ملی ہے کہ میرے سب سے چھوٹے بھائی حال مقیم امریکہ حادثے میں زخمی حالت میں بے ہوش ہیں۔ [illegible] صورت حال کا اندازہ [illegible] ٹانگ اور بازو پر ضرب آئی ہے۔

خاندان حضرت اقدس اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کامل صحت دے۔ اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

صوفی عبدالحمید پراچہ ابن صوفی عبدالغفور صاحب مرحوم سابق مبلغ امریکہ

سلام بیرون [illegible] لاہور

[illegible] ہومیو پیتھک سٹورز
[illegible] ہسپتال [illegible] بازار ربوہ

اضلاع میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (ایڈیٹر)

ممبر ڈیلر ۵۲۵۲